افغانستان کے آٹھ سال

تحریر : پروفیسر محمد ابراھیم

افغانستان کی مسلمان ملت گذشتہ آٹھ برسوں سے اپنی آزادی اور بقا کی خاطر روسی سامراج کے خلاف برسرپیکار ہے ان آٹھ سالوں کے صحیح ادراک کے لئے ضروری ہے کہ تاریخی پس منظر کو ملحوظ رکھا جائے۔ حقیقت میں یہ مسئلہ آٹھ سالوں کا نہیں بلکہ صدیوں پر محیط ہے۔ اور مسئلہ صرف افغانستان کا بھی نہیں پوری اُمتِ مسلمہ کے لئے یہ حیات و ممات کا مسئلہ ہے۔ گذشتہ پانچ صدیوں میں روس نے سب سے پہلے استراخان اور قازان کے مسلمانوں کو لڑایا، کبھی ایک کے ساتھ مل کر اور کبھی دوسرے کو شہ دے کر دونوں کو کمزور کیا۔ اور نتیجۃً پہلے قازان پر اور اُس کے بعد استراخان پر قابض ہوا۔ اُس کے بعد اُس نے سائبیریا کا رُخ کیا۔ امیر بخارا کے سمجھانے کے باوجود مسلمان مکار روسیوں کی عیاری نہ بھانپ سکے۔ یوں سائبیریا روس کے قبضے میں چلا گیا۔ اب روس کے قدم قفقاز اور داغستان کی جانب بڑھے مجاہدین نے تیس چالیس سال تک بے جگری سے اُن کا مقابلہ کیا۔ لیکن اپنوں کی غداری اور ملحقہ مسلمان ریاستوں کے عدم تعاون نے پورے داغستان کو روس کی غلامی میں دھکیل دیا۔ کریمیا کے مسلمان اُس وقت تک روس کے خلاف یا مردی کے ساتھ نبرد آزما رہے۔ جب تک سلطنت عثمانیہ اُن کی پشت پر ڈٹا رہا۔ جونہی یہ پشتیبانی ختم ہوئی۔ کریمیا بھی روس کا حصّہ بن گیا۔ اب ترکستان کی باری آئی۔ ترکستان کے مجاہدین بیسویں صدی کے عرصے تک روسیوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ کبھی روسیوں کو مات دیتے کبھی خود ہزیمت اُٹھاتے بالآخر خارجی خود مختاری سے ہاتھ دھو

ایک روسی فوجی ٹرک جو مجاہدین اسلام کے ایمانی جذبہ کے سامنے پاش پاش ہو گیا۔

بیٹھے۔ لیکن روس میں کمیونسٹ انقلاب تک داخلی طور پر آزاد رہے۔ کمیونسٹ انقلاب کے وقت روسی سرحد پر خیوا اور بخارا کی صورت میں دو آزاد مسلمان ریاستیں موجود تھیں لیکن تین سال کے اندر اندر لاکھوں مسلمانوں کی شہادت کے بعد یہ علاقہ روسی چنگل میں پھنس گیا۔ روس نے ان کو پانچ ریاستوں میں تقسیم کیا اور روسی سرحد افغانستان سے مل گئی۔

> مسئلہ افغانستان کے بارے میں امر واقعہ یہ ہے کہ نادر خان سے لے کر ببرک کارمل تک افغانستان کا ہر حکمران روس کا دوست رہا۔ اور روس ہمیشہ اپنے ہی دوستوں کو کاٹ کھاتا رہا

اس کے بعد بھی گیارہ سال تک ترکستان کے مجاہدین کی جدوجہد جاری رہی۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں کابل کے حکمران نادر خان کی بے وفائی کے نتیجے میں ترکستان کی تحریک جہاد ختم ہو گئی اور یوں روسیوں کو موقع مل گیا کہ افغانستان کو غلام بنانے کے لئے دسیسہ کاریوں کا سہارا لے۔ جب روس اس نتیجے پر پہنچا کہ مکارانہ دوستی کی صورت میں افغانستان کو زیر نہیں کیا جا سکتا۔ تو ۴۹ برس بعد طیاروں، ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر ایک لاکھ فوج بٹھا کر افغانستان میں داخل ہو گیا۔ اور یوں افغانستان کے تازہ ترین مسئلے کا آغاز ہو گیا۔

مسئلہ افغانستان کے بارے میں امر واقعہ یہ ہے۔ کہ نادر خان سے لے کر ببرک کارمل تک افغانستان کا ہر حکمران روس کا دوست رہا۔ اور روس ہمیشہ اپنے ہی دوستوں کو کاٹ کھاتا رہا۔

ظاہر شاہ نے روس کے ساتھ کئی معاہدات پر دستخط کئے تھے۔ لیکن روسی دوستی اُس کے کام نہ آئی۔ اور اُس کے عم زاد سردار داؤد کے ذریعے اُس کی عدم موجودگی میں اُس کا تختہ اُلٹ دیا۔ سردار داؤد روس کا دوست تھا۔ لیکن اپنے اس دوست کو اہل خانہ سمیت خون میں نہلایا۔ نور محمد ترکی کے ذریعے روسی افغانستان کے اندر کمیونسٹ انقلاب برپا کر چکے تھے۔ لیکن اُسے اُس کے رفیقِ کار حفیظ اللہ امین کے ہاتھوں اس دنیا سے رخصت کیا۔ حفیظ اللہ امین بھی جب روس کی مطلب براری نہ کر سکا۔ تو اُسے بھی موت کی نیند سُلا دیا اور اپنے پٹھو ببرک کارمل سے دوشنبہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعے سے اعلان کروایا اور اُسے ٹینک پر سوار کر کے اپنے لاؤ لشکر سمیت افغانستان میں داخل کر دیا۔ اور وہ وقت آ پہنچا کہ افغانستان میں روس کے پٹھوؤں اور مسلمانوں کے مابین لڑائی نے براہ راست روسیوں اور مسلمان افغانوں کے درمیان جنگ کی صورت اختیار کی۔ اس لڑائی میں اگر فریقین کی مادی قوت کا جائزہ لیا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ کہ جہاد کے آغاز ہی سے فریقین مادی لحاظ سے غیر مساوی قوت رکھتے تھے۔ روس کی فوجیں طیاروں، ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور جدید ترین اسلحے کے ذریعے یہ جنگ لڑ رہے تھے۔ جبکہ مجاہدین نے دورے وال بندوقوں سے جنگ کا آغاز کیا تھا۔ لیکن ایمانی قوت کی بدولت مجاہدین روسیوں سے اسلحہ چھین کر اُن پر استعمال کرتے رہے آغاز میں مجاہدین تعداد میں نہایت ہی کم تھے۔ جب کہ روسیوں کے ساتھ افغانستان کی سرکاری فوج بھی لڑتی رہی لیکن آہستہ آہستہ مجاہدین کے صفوں میں افغان عوام اور سرکاری فوج کے عسکر آ آ کر شامل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ سرکاری فوج ایک چوتھائی رہ گئی۔

روسی فوج کی مداخلت سے لے کر ببرک کارمل کی معزولی تک دو محاذوں پر جنگ جاری رہی ایک طرف مجاہدین روسیوں کے خلاف برسرِ پیکار رہے۔ گو اس محاذ پر مجاہدین شہیدوں کی قربانیاں پیش کرتے رہے۔ لیکن روسیوں کو ہر جگہ مُنہ کی کھانی پڑی۔ روسیوں نے مجاہدین کے ہر مرکز پر زور آزمائی کی۔ لیکن وہ ہر جگہ شکست سے دوچار ہوئے۔ بالآخر اُنہیں ببرک کارمل کو اقتدار سے الگ کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ اُن کے مقصد کے حصول میں کامیاب ذریعہ ثابت نہیں ہوئے۔ اور اپنے ایک اور مہرے ڈاکٹر نجیب کو آگے بڑھایا۔ میدانِ جہاد میں روسی اور اس کے حواری ناکامیوں سے دوچار ہوتے رہے اس کا بدلہ

لینے کے لئے اُنہوں نے دوسرا محاذ کھولا۔ یہ محاذ شہری آبادیوں پر حملوں کا محاذ تھا۔ اس محاذ پر معصوم بچوں پردہ دار خواتین اور معمر معذور بزرگوں کی صورت میں افغان مسلمان دس لاکھ شہید دے چکے ہیں لیکن افغانستان میں بسنے والی اُمت مسلمہ کے حوصلے بزدلوں کے ان ہتھکنڈوں سے بھی مات نہیں ہوئے۔

جہادِ افغانستان کا ایک اور پہلو ہجرت ہے۔ نور محمد ترہ کئی کے کمیونسٹ انقلاب کے ساتھ ہی افغانستان کے مسلمانوں نے اپنے عقیدے اور ایمان کے تحفظ کی خاطر اپنے گھر بار کو خیرباد کہا۔ اور ہمسایہ مسلمان ملک پاکستان کا رُخ کیا۔ پاکستان کے عوام نے مہاجرینِ افغانستان کا خیر مقدم کیا۔ اور پوری دُنیا کے مُسلمان اُن کی مدد کو پہنچے۔ لیکن کچھ لوگوں نے جو شروع دِن سے روس کے حاشیہ بردار رہے ہیں۔ مہاجرین کے خلاف پروپیگنڈے کرتے رہے۔ اور جس وقت افغانستان میں کمیونسٹوں کو شکست یقینی نظر آنے لگی۔ انہوں نے دھماکوں کی صورت میں ایک نئی چال چلی۔ اُن کا مقصد یہ تھا۔ کہ مہاجرین اور انصار کے درمیان منافرت پیدا کی جائے اس طرح یہاں کا امن تہ و بالا ہو۔ اور اس کا براہِ راست اثر جہادِ افغانستان پر پڑے۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے کمیونسٹوں کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا ہے۔ اور پاکستان کے عوام پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ روسی ایجنٹ ہی دھماکوں کے اصل مجرم ہیں۔

جہادِ افغانستان اللہ کے فضل سے کامیابی کے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ روسی نہ صرف افغانستان سے ذلیل و رُسوا ہو کر پسپائی پر مجبور ہوں گے۔ بلکہ اسلام کا پرچم سمرقند و بُخارا اور کوہِ قاف پر بھی لہرائے گا۔

البنیان نیوز سروس

افغان مجاہدین کے جہادی سنگروں کا اصیل ترجمان

روزمرہ واقعات سے دنیا کو روشناس کرانے کا واحد ذریعہ (اے این ایس)

افغان جہاد سے متعلق زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ رکھیں

AL - BUNYAN
NEWS SERVICE (ANS)
An Independent News
Agency of Mujahidin
TELEX NO 52378 IIMA PK
TEL : 42211
P.O. BOX : 467 (GPO)
PESHAWAR - PAKISTAN

ہجرت دھماکے اور افغان مہاجرین

تحریر: محمد داد شاکر وثاق

اگر ہجرت کے تمام پہلوؤں پر غور و خوض کیا جائے تو ہجرت کے مکمل معنوں سے واقفیت حاصل ہو سکے گی۔ ہجرت اگر ایک طرف سنت ہے تو دوسری طرف اس میں قسما قسم تکالیف و مصائب بھی ہیں اس سنتِ رسولؐ پر عمل کرنے سے پہلے انسان کو چاہیئے کہ اس راہ کے تمام تر مصائب و آلام اور تکالیف کے لئے سینہ سپر رہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کی ہجرت ہمیں صبر و ثبات کا سبق دیتی ہے ہجرت کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ لیکن آپؐ کی استقامت و صبر کفار مکہ کے راستے میں حائل رہی اور ان کے منصوبے ناکام رہے۔ جس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کی یہ وہی رات تھی جس میں قریش نے خفیہ منصوبے کے مطابق آپؐ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنا تھا۔ جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بذریعہ وحی دے دی تھی۔ پروگرام کے مطابق قریش کے بارہ جنگجو وقتِ مقررہ پر آپؐ کے مکان کے باہر آپہنچے وہ تمام رات جاگتے رہے اور آپؐ کے باہر آنے کا انتظار کرتے رہے اس دوران میں کہ دشمن گھیرا ڈالے ہوئے تھے رات کے کسی حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اطمینان سے باہر تشریف لائے اور اُن کی سروں پر خاک ڈالتے ہوئے ان کے سامنے سے نکل گئے۔

دوسرا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ جب آپؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ نکل گئے تو رات میں غار ثور میں پناہ لی اُدھر قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مکہ مکرمہ اور اس کے گرد و نواح کو چھان مارا اور تمام راستے مسدود کئے تاکہ آپ کا پتہ لگا سکے لیکن آپؐ اپنے یار غار کے ہمراہ غارِ ثور میں پناہ لئے رہے۔

دشمنان دین اسلام غار کے دہانے تک پہنچے کچھ ملحدوں نے یہ بتایا کہ ضرور اس غار میں کوئی ہے لیکن امیہ بن خلف نے جو کہ قریش کے ایک مشہور سردار اور دینِ اسلام کے بڑے دشمن تھے کہا کہ اس غار میں داخل ہونا مشکل ہے اور قابلِ یقین بھی نہیں ہے کیونکہ غار کے دہانے پر مکڑی کا جال ہے تو اس میں کیا پاؤ گے اسی طرح کے کئی واقعات اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ رب کریم خود آپ کے نگہبان تھے۔ لیکن خدا نے اپنی حبیب کو آزمائش میں ڈالے رکھا تاکہ امت آپ کی اس زندگی سے درس عبرت لے کر مصائب سے خوفزدہ نہ ہوں جیسا کہ خالد بزمی صاحب کہتے ہیں ؏

"ایمان کے راستے میں ہیں سو آزمائشیں"

ہجرت میں بھوک پیاس وغیرہ کی آزمائش کا تسلسل جاری و ساری رہے گا۔ رسول مقبولؐ نے ہجرت کی صعوبتیں برداشت کیں ان کی زندگی ہمارے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

آج مہاجرین افغانستان بھی ہجرت کی صعوبتوں سے گزر رہے ہیں جنہیں روسی درندوں نے اپنا آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اور پچاس لاکھ سے زیادہ افغانوں نے دوسرے ملکوں کی طرف ہجرت کر لی ان روسی ملحدوں نے صرف اس لئے ہمیں نشانہ بنایا کہ ہم خدا پہ ایمان رکھتے ہیں اور اس کے دین کی حفاظت کے لئے سر و مال کی قربانی سے

دریغ نہیں کرتے لیکن روس کو شاید یہ معلوم نہیں کہ ہم ان حربوں سے مرعوب ہونے والے نہیں، نہ ہمارے حوصلے ان سے پست کئے جا سکتے ہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ ہمیں اللہ کی نصرت حاصل رہے گی

اس کے ساتھ ساتھ ہم پاکستان کے اپنے مسلمان انصار بھائیوں کے بھی ممنون ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے ایک سپر طاقت سے دشمنی مول لے کر ہماری پشت پناہی کی اور ہمیں پناہ دی اپنے ان انصار بھائیوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس اسی طرح الفاظ نہیں مسلمانانِ پاکستان کا یہی جرم ہے کہ انہوں نے اپنے مسلمان افغان بھائیوں کو بیچارگی اور بے سروسامانی کے دوران پناہ دی ہے اس جرم کی پاداش میں روسی ایجنٹ یہاں کے انصار کو سزا دینے کے لئے بموں کے دھماکے کروا رہے ہیں اور اس طرح وہ مہاجرین کے خلاف مقامی لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بموں کے ان دھماکوں میں شہید ہونے والوں کے حق میں جزائے خیر اور پس ماندگان کے لئے صبر جمیل کے طلب گار ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ جب بھی افغان مسئلہ کے حل کے سلسلے میں جنیوا کے لامعنیٰ مذاکرات قریب آتے ہیں پاکستان کے خلاف روسی ایجنٹوں کی تخریب کارانہ کاروائیاں بڑھ جاتی ہیں تاکہ افغان مہاجرین جن کا خدا کے سوا دوسرا کوئی آسرا نہیں اور جنہیں پاکستان نے خالص اسلامی اور انسانی بنیادوں پر پناہ دے رکھی ہے ان کے خلاف پاکستانیوں میں نفرت پیدا کی جائے تاکہ ان دونوں بھائیوں کے آپس میں اسلامی اخوت نہ ہوں ہم اپنے انصار بھائیوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ان کی عزت ہماری عزت ہے ہم جتنا اپنی عزت کا خیال رکھتے ہیں اس سے زیادہ اپنے انصار بھائیوں کے عزت کا خیال رکھیں گے۔ تاکہ دشمنوں کی چالوں کو ناکام بنا سکیں ہم اپنے انصار بھائیوں کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ابھی تک اپنی میزبانی میں کوئی کمی نہیں کی۔

ہاں جہاں تک افغان مہاجرین کی واپسی کا سوال ہے تو افغان میں سے کوئی بھی پاکستان میں مستقل رہنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اگر ہمارے انصار بھائی ہم سے تنگ آ گئے ہیں تو ہم ضرور جائیں گے۔ لیکن ہمارے ان بھائیوں کی یہ آٹھ سالہ میزبانی بے فائدہ رہ جائے گی۔ آخر ہم کہاں جائیں

مہاجرین کے لباس میں روس کے خود فروختہ ایجنٹ ضرور ہیں۔ لیکن ان کو افغان مہاجر کہنا غلط ہے۔ کیونکہ مہاجرین تخریب کاری کے لئے نہیں آئے۔

کیا ہمارے انصار بھائی اس پر راضی ہیں کہ ہمارے دین، ناموس پر روس قابض ہو جائیں..... نہیں.....

اگر پاکستان میں ہونے والے دھماکوں میں مہاجرین یا کسی اور کا ہاتھ ہو تو یہ صرف پاکستانی باشندوں کا دشمن نہیں بلکہ سارے عالم اسلام کا دشمن ہے ایک صاحب عقل اور ہوشیار انسان اس امر کو کس طرح تسلیم کرے گا کہ یہ دھماکے افغان مہاجرین کر رہے ہیں پاکستان تو ان مہاجرین کی آخری پناہ گاہ ہے آخر کوئی اپنی آخری پناہ گاہ کو تباہ کر سکتا ہے۔ ہاں مہاجرین کے لباس میں روس کے خود فروختہ ایجنٹ ضرور ہیں۔ لیکن اُن کو افغان مہاجرین کہنا غلط ہے کیونکہ مہاجرین تخریب کاری کے لئے نہیں آئے اور ان افراد کی نشان دہی ہر مسلمان پر فرض ہے۔

افغان مجاہدین کی سات تنظیموں کے اتحاد اسلامی نے افغان حکومت کی جنگ بندی اور مخلوط حکومت کی تجویز کو مسترد کر دیا

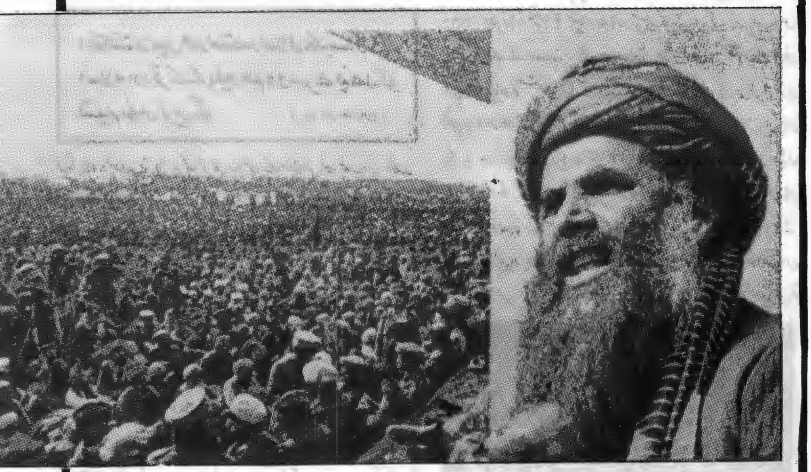

۱۸ جنوری "اے این ایس" افغان مجاہدین کی سات تنظیموں کے اتحاد اسلامی کی طرف سے پشاور شہر کے نزدیک چارسدہ روڈ پر واقع بنر کشی گراؤنڈ میں ایک تاریخی جلسہ ہوا۔ جس میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد افغان مجاہدین اور مہاجرین نے شرکت کی جب کہ گذشتہ سات سال میں اتنے بڑے اجتماع کا ثانی نہیں مل سکتا۔ یہ سات تنظیموں کے آپس میں اتحاد کی نمایاں مثال تھی جس میں سات تنظیموں کے لیڈروں نے خطاب کیا۔

اس اجتماع میں دنیا کے متعدد صحافیوں اور ریڈیو پروگراموں نے بھی شرکت کی اور ڈاکٹر نجیب کی یہ پیش کش جس میں فائر بندی مخلوط حکومت اور جنیوا کے آئندہ دور میں روسی فوجوں کا مرحلوار انخلاء ٹائم ٹیبل پیش کرنا شامل تھا، اس جلسہ میں سات تنظیموں کے لیڈروں نے متفقہ طور پر مسترد کر دیا۔ جلسہ بہت نظم و ضبط سے اختتام پایا۔ پشاور میں مقیم افغان مہاجرین کے علاوہ دوسرے کیمپوں سے بسوں گاڑیوں اور موٹر کاروں میں سوار افغان مہاجرین جلسہ میں شرکت کے لئے ایک سیلاب کی صورت میں ہر طرف سے اللہ اکبر انقلاب اسلامی افغانستان زندہ باد کمیونزم مردہ باد

ڈاکٹر نجیب مردہ باد کے نعروں کے ساتھ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے صبح سویرے خود کار اسلحہ سے لیس افغان مجاہدین نے پہرہ دے دینا شروع کیا۔ اس تاریخی جلسہ نے غیر ملکی صحافیوں اور جلسہ کے شرکا کو حیرت میں ڈال دیا۔

جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور اس کی بعد سب سے پہلے مولوی محمد یونس نے اپنے تقریر میں کہا کہ اس جلسہ کا فیصلہ افغان مجاہدین اور مہاجرین کے مخلوص موقف کی نمائندگی

افغانستان میں ہمارا مقصد اسلامی حکومت لانا ہے اسلام اور قرآن کے بغیر ہم دوسرے فیصلہ کو تسلیم نہیں کریں گے

(یونس خالص)

کرتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ ہم روس کے مظالم سے ہمسایہ ملک میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں ہمارے گھر ویران اور لاکھوں افراد شہید ہو گئے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں ہمارے ہجرت ذاتی منافع اور ایوان اقتدار تک پہنچنے کے لئے نہیں۔ ہمیں خدا کے نصرت پر ایمان ہے روس کا مفکورہ مقام انسانیت کے تباہی کے لئے ہے

محمد یونس خالص نے کہا کہ اس حالت میں جب کہ ظالموں کی تلوار ہمارے سینوں میں ہے۔ ان کی پیش کش کا اگر ہم نے خیر مقدم کیا تو اس سے بڑی ذلت ہمارے لئے نہیں ہوگی: افغان مجاہدین کو چاہیئے کہ وہ دشمن کے ہر ہتھکنڈے سے باخبر رہیں۔ کیونکہ دشمن کی ہر پیش کش ایک نیا حربہ ہوتی ہے۔ افغانستان میں ہمارا مقصد اسلامی حکومت لانا ہے۔ اسلام اور قرآن کے بغیر ہم دوسرے فیصلہ کو تسلیم نہیں کریں گے اور مسلمان پر جہاد کرنا کبھی بھی بوجھ نہیں ہوگا۔

جناب یونس خالص کے بعد صبغت اللہ مجددی نے اپنی تقریر میں کہا:

یہ تاریخی جلسہ مجاہدین اور مہاجرین کے آپس میں اتحاد کی روشن مثال ہے۔ انہوں نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ ہم کیوں اسلحہ لے کر دشمن سے لڑتے ہیں اور ہمیں کیوں اپنے وطن چھوڑنا پڑا؟ انہوں نے کہا اس لئے کہ روس جیسے عالمی سامراج نے ہمارے کچھ نوجوانوں کو گمراہ کر کے خدا کے وجود سے منکر کیا۔

انجنیئر گلبدین حکمت یار نے اپنی تقریر میں ڈاکٹر نجیب کی طرف سے مخلوط حکومت اور فائر بندی کی پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر نجیب کی یہ پیشکش کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کچھ عرصہ قبل بھی روس کے اشارہ پر افغان حکومت کی طرف سے تجویز پیش ہوئی تھی جنہیں مجاہدین نے سختی سے رد کر دیا تھا۔ حکمت یار نے اپنی تقریر کے دوران یہ بھی کہا کہ پچھلے برس میں افغان حریت پسندوں نے ۲۸۰ سے زائد لڑاکا طیارے اور ہیلی کاپٹر مار گرائے ہیں۔ اس فائر بندی کے سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ افغان حکومت اپنے آپ کو زیادہ مستحکم بنائے جبکہ ببرک کارمل کی برطرفی جنرل نجیب اور حاجی چمکنی کا تقرر ہماری جدوجہد پر اثر انداز نہیں ہوئی بلکہ یہ جدوجہد اور زیادہ تیز ہوئی۔ انہوں نے کہا گیارہ لاکھ شہیدوں پچاس لاکھ مہاجرین کے مجرموں کو اب کیسے چھوڑا جائے۔ اگر روس افغانستان کے سیاسی حل میں اتنا مخلص ہیں تو پہلے اپنی افواج کو نکالے ہم دنیا کے تمام ممالک کو ضمانت دیتے ہیں کہ افغانستان میں جلد امن قائم ہوگا

اگر روس افغانستان کے سیاسی حل میں اتنا مخلص ہیں تو پہلے اپنی افواج کو نکالے ہم دنیا کے تمام ممالک کو ضمانت دیتے ہیں کہ افغانستان میں جلد امن قائم ہوگا

(حکمت یار)

موجود ہیں۔ جس پی ڈی اے کابل میں ملحد حکومت کو مستحکم کرنا۔

(۲) اپنی مداخلت کو قانونی جامہ پہنانا۔

(۳) تاکہ روس اپنے آپ کو افغانستان کے مستقبل میں فریق بنالے۔

(۴) روس پاکستان میں آسانی سے اثر انداز ہو۔

حکمت یار نے اپنے پاکستانی انصار بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی انصار افغان حکومت کی طرف سے مردود پیش کش میں ہمارا ساتھ دیں گے۔

پروفیسر برہان الدین ربانی نے اپنی تقریر میں کہا ہماری جدوجہد کا مسئلہ ایک بحرانی حالت میں پڑا ہے۔ انقلاب کے لئے دو مرحلے ہوتے ہیں ایک مرحلہ آغاز کا اور دوسرا کامیابی کا، جب کامیابی کا مرحلہ قریب ہو جائے تو دشمن کے رویہ میں تبدیلی آتی ہے جیسا کہ دشمن نے آج فائر بندی اور مخلوط حکومت کے نعرے لگانے شروع کر دیئے ہیں اگر ہم نے دشمن کے اس پیش کش کو قبول کیا تو ہمارا مستقبل کچھ نہیں رہے گا۔ ہمارا مقصد اسلامی نظام کا قیام ہے روسی افواج کی ناکامی دنیا پر مخفی نہیں بلکہ روس افواج کا بلا قید و شرط انخلاء اور کابل حکومت کے سقوط تک ہمارے جدوجہد جاری رہے گی۔

استاد پروفیسر عبدالرب الرسول سیاف نے اپنے جذباتی لہجہ میں فرمایا ہجرت کی حالت میں افغان مجاہدین اور مہاجرین کا یہ بڑا جلسہ دشمن کی حالیہ پیش کشوں کا منہ توڑ جواب ہے استاد سیاف نے خطاب کے دوران سات تنظیموں کے آپس میں اتحاد کے لئے دعا مانگتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی حریت اور اسلامی جدوجہد دوسرے مذاہب کی آزادی اور طرز زندگی سے اندھیرے اور روشنی جیسا فرق رکھتی ہے۔ کیونکہ اسلام میں کفر کو سطح زمین سے مٹانا اور اسلامی احکام نافذ کرنا اور بنی نوع انسان کو غلامی کی زنجیروں

> **اسلامی حریت دوسرے مذاہب کی آزادی اور طرز زندگی سے اندھیرے اور روشنی جیسا فرق رکھتی ہے۔**
> (استاد سیاف)

روسی افواج کا بلا قید و شرط انخلاء اور کابل حکومت کے سقوط تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی

(استاد ربانی)

سے رہا کرنا اسلام میں حقیقی حریت کا معنی ہے افغانستان میں روسی جارحیت سے قبل بھی واقعی اسلامی حریت کا فقدان تھا اور اس بات پر تمام دنیا کو سمجھنا چاہیئے کہ اسلام کے بغیر دوسرے کوئی قانون نہیں کہ انسانی معاشرہ کو حریت سے نوازیں۔

استاد سیاف نے اپنے تقریر کے دوران شہید سید قطب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمودہ بیان کرتے ہوئے کہا دنیا میں صرف اور صرف وہ لوگ آزاد ہیں۔ جو کہ اسلام کے نفاذ کے راستے میں قسما قسم کی تکالیف سے دوچار ہوتے ہیں اور جو لوگ اس راستہ میں جیلوں کے اندھیروں میں ہتھکڑیوں کے ساتھ زندگی اور شہادت کے کش مکش میں مبتلا ہیں وہ حقیقتاً ایک آزادانہ زندگی کے مالک ہیں افغان مجاہدین کا مقصد صرف روسی افواج کی واپسی نہیں بلکہ اُن کی واپسی کے بعد ہم کے مرتد ساتھیوں کو بھی نکالیں گے۔ جہاد کا آخری دور بہت بحرانی ہوتا ہے۔ جنہوں نے اس آخری بحران میں صبر و استقامت سے کام لیا تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔ تکالیف اور مصائب کے مقابل میں صبر کریں انہوں نے ڈاکٹر نجیب کی جانب سے مصالحت کی پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے کہا جب تک افغانستان میں کفر کے نظریہ کی حکومت برسر اقتدار ہے تو افغان مہاجرین کے واپسی کا مطلب ہماری ذلت اور خواری کی واضح دلیل ہوگی۔ ہم ناقص اسلام کی حمایت نہیں کریں گے ہمیں چاہیئے کہ ہم پہلی قرن کا اسلام زندہ کریں ہمارے کامیابی کا واحد راستہ اتحاد میں ہے افغان مہاجرین اور مجاہدین کا آپس میں اتحاد ایک ضروری بات ہے۔

پیر سید احمد گیلانی صاحب نے مجاہدین کے جانی اور مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب روس نے افغانستان کے پاک سرزمین

پر اپنی ناپاک قدم رکھا۔ تو روس کو سخت شکست کے بعد پتہ چلا کہ شیروں کے سرزمین میں وہ آشیانہ نہیں بنا سکتا تو انہوں نے مخلوط حکومت اور خانہ بندی کا جال بچھایا۔ لیکن جو لوگ اسلام سے محبت کرتے ہیں وہ ان تمام حربوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ہم اپنی پاکستانی انصار بھائیوں کے شکر گزار ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم صلح کے خواہاں ہیں لیکن کسی غاصب سپر پاور کو بھی تسلیم نہیں کریں گے اور ان شاء اللہ مجاہدین دشمن کو منہ توڑ جواب دے گا۔

اس تاریخی جلسہ کے آخر میں جب کہ ہزاروں بچوں، بوڑھوں اور جوانوں نے بہت شوق و ذوق سے پیچھے لیڈروں کی تقریر سنی تو ہر طرف سے کمیونزم مردہ باد، اتحاد اسلامی زندہ باد مخلوط حکومت نامنظور اور اللہ اکبر کے نعرے گونجنے لگے۔

آخر میں موجودہ اتحاد کے سپیکر مولوی محمد نبی محمدی نے سات تنظیموں کے موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۹ سال سے ہماری جدوجہد جاری ہے۔ جب کہ دس لاکھ سے زیادہ شہید افغان مجاہدین اور پچاس لاکھ سے زیادہ افغان مہاجرین ہیں۔ ناقابل برداشت مظالم کا برداشت کرنا اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ افغان مجاہدین خانہ بندی اور مخلوط حکومت کے مخالف ہیں اور حکومت کی یہ پیش کش دھوکہ کے سوا اور کوئی چیز نہیں اور اسلام میں کفر کے ساتھ مخلوط حکومت اور خانہ بندی کا کوئی جواز نہیں۔ اور ہم افغان مجاہد اور مہاجر اس مردود پیش کش کو مسترد کرتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ افغانستان میں جنگ کی واحد وجہ روسی افواج کی موجودگی ہے۔ جب کہ بنجیب کا اس مسئلہ کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ خود ایک لاؤڈ سپیکر کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

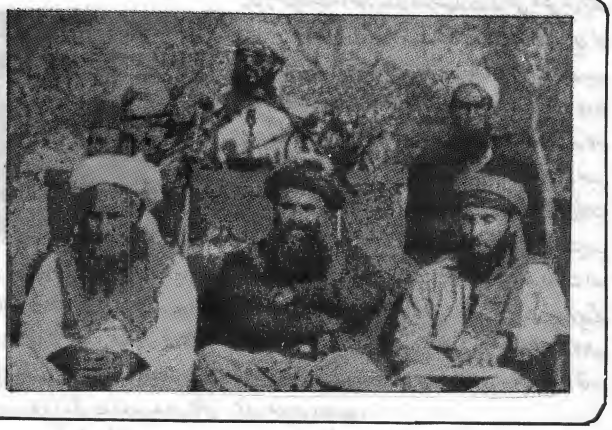

(استاد سیاف)

اسلام کے بغیر دوسرے کوئی قانون نہیں کہ انسانی معاشرہ کو حریت سے نوازیں

صوبہ کابل کے سب ڈویژن پغمان کے ایک مجاہد کمانڈر حاجی

شیر عالم سے انٹرویو

کابل شہر اور اطراف میں جہاد کا ایک الگ ڈھنگ اور نظام ہے۔ یہاں کے معرکے افغانستان کے دوسرے علاقوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ دارالحکومت ہے۔ سب سے بڑا شہر ہے اور اس کے اثرات پورے ملک پر پڑتے ہیں غیر ملکی سفیر بھی یہاں ہوتے ہیں۔ یہاں پر حکومت کی جانب سے حفاظتی انتظامات سختی سے ہوتے ہیں اور فوجیوں کی زیادہ نفری تعینات ہوتی ہے۔ پھر بھی مجاہدین یہاں اپنی کاروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ گذشتہ دنوں اس صوبہ کے کمانڈر سے البنیان نیوز سروس نے انٹرویو کیا جو قارئین کی نذر کر رہے ہیں۔

س: پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں۔

ج: حاجی شیر عالم میرا نام ہے کابل کے سب ڈویژن پغمان سے تعلق ہے اور وہی مجاہدین کی قیادت کو رہا ہوں

س: اپنی سرگرمیوں کے بارے میں کچھ بتائیں؟

ج: الحمدللہ ہم نے حکومت پر بہت حملے کئے ہیں جب کہ ان حملوں کے دوران دشمن کو بہت جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے۔ جس کے نتیجہ میں دشمن کو اپنے مراکز ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرنے پڑے۔ یہ دشمن کی شکست کا واضح ثبوت ہے۔

س: موصولہ مصدقہ اطلاعات سے ہمیں معلومات ملی ہیں کہ شرقی بلاک کے تمام سفارتخانے دوسری جگہ منتقل کر دیئے گئے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

ج: جس طرح کہ آپ کو معلوم ہے کہ مذکورہ سفارت خانے دارالامان میں تھے لیکن جیسا کہ حکومت شہر کے اندر اپنی حفاظت نہیں کر سکتی وہ شہر کے گرد و نواح میں کس طرح پر امن رہے گی اور یہ ہمارے حملوں کا نتیجہ ہے کہ انہیں سکون و آرام میسر نہیں ہے اور ان حملوں کے نتیجے میں ایسا کیا گیا ہے۔

س: آپ کابل مرکز کے نزدیک ہیں۔ جہاں سے ملحدین آسانی سے بمباری و گولہ باری کا نشانہ بنا سکتی ہے ان حملوں کے جواب میں آپ کیا کرتے ہیں؟

ج: ہاں روسی افغان طیاروں کے حملے بہت ہیں۔ الحمدللہ اگر تناسب کیا جائے تو اُن کے خسارات ہم سے کئی گنا زیادہ ہے باوجود اس کے کہ ان کے پاس وقت کا جدید ترین اسلحہ اور دور مار توپیں و جہازیں موجود ہیں۔

س: کابل حکومت نے شہر کے اندر بہت فوجی تعینات کئے ہیں اس سے آپ کے حملوں اور عملیات پر اثر نہیں پڑتا؟ اور کابل میں متمرکز مجاہدین کے ساتھ آپ کا رابطہ و تعلق کس طرح ہے؟

ج: کابل شہر میں متمرکز مجاہدین کے ساتھ ہمارے تعلقات قابل ذکر ہیں۔ لیکن اس کا ذکر میں نہیں کر سکتا۔ ہم شہر کی حفاظتی چوکیوں پر میزائلوں سے کامیاب حملے کرتے ہیں جب کہ کابل شہر میں ہماری سرگرمیوں کا خاص طریقہ ہے۔

س: کھانے پینے کا نظام کس طرح ہے؟

ج: جہاں تک مذکورہ سوال کا تعلق ہے۔ کبھی تو مشکل کے ساتھ ہمیں کھانے کی چیزیں مل سکتی ہے۔ لیکن الحمدللہ ابھی

VI-111

ماہنامہ

البنیان

شمارہ نمبر ۱ شمارہ نمبر ۱ مارچ ۱۹۸۷ء

تخریب کار انصار اور مہاجرین دونوں کے مشترکہ دشمن ہیں
(استاد سیاف)

ہماری کامیابی کا واحد
راستہ اتحاد میں ہے

کمانڈر
شیر عالم سے انٹرویو

روس نے
اپنی شکست کا اعتراف کیا

تحریر :- کپٹن موسیٰ خان

اسلامی تاریخ ایک بار پھر مسلمانوں کو یہ خوشخبری دے رہا ہے کہ مسلمان کامیاب ہیں اور اللہ کا دین غالب ہے اور اسلام کے دشمن ناکام و نامراد ہیں اگر ملحدوں کا اسلحہ بے انتہا زیادہ اور جدید ترین ہے تو مسلمانوں کے ساتھ ایمان و عقیدہ کا ناقابل تسخیر اسلحہ ہے۔ وہ ایمان جس سے دشمنانِ دین ہراسان ہیں اور جو اللہ کی ذات پر راسخ عقیدہ ہے۔

جبکہ عالم اسلام کے غزوات میں مسلمانوں کی تعداد سب سے کمتر ہوا کرتی تھی۔ لیکن ان کی کامیابی کا واحد عامل ایمان تھا۔ اسلامی تاریخ اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے۔ اور افغانستان کی تاریخ نے دشمنان دین کو ایک عبرت ناک درس دے دیا ہے

اے ! روس تمہیں یاد نہیں کہ افغان مجاہدین نے قندہار سے روانہ ہو کر ہندین سومنات کا پیٹ چاک کر دیا اور وسیع و عریض خطہ اپنے تسلط میں لے لیا۔

اے ! روس تمہیں یاد نہیں کہ ان مسلمانوں نے برطانوی سامراج کو تین بار شرمناک شکست دی۔

اے ! روس تمہیں یاد نہیں کہ ان مجاہدوں نے انگریزی افواج کو بری طرح پسپا کر دیا جبکہ ایک فوجی ڈاکٹر برائیڈن کو صرف اس لئے چھوڑا کہ واپس جا کر ذلت آمیز شکست کی داستان سنا سکے۔

اے ! روس تمہارا خیال نقش برآب تھا۔ ایک خواب بے تعبیر تھا۔ افغان مجاہدین کامل ایمان کے مالک ہیں لیکن اے روس تیرے ایجنٹ افغانستان میں ضعیف تھے کیا تم چاہتے تھے کہ ایک مضبوط فولادی عقیدے کو سرزمین سے مٹا دو۔

الحمدللہ۔ اے روس تمہیں شکست ہوئی، شرمندہ ہوئے تیرا خواب ادھورا رہا اور اب جب کہ شیروں کے گھیرا میں آئے ہو تو تیرا پشت پناہ کوئی نہیں اور تجھ سے بھاگنے کا راستہ بھی گم ہوا ہے۔

اے : روس آؤ ذرا احتساب کریں۔ تیرے نقصانات کا ایک جائزہ لیں۔

روسی جارحیت سے پہلے افغانستان کی زمینی اور فضائی قوت اس طرح سے تھی۔

پہلے پانچ فوجی ایئرپورٹ تھے۔

(۱) خواجہ روداش کا ایئرپورٹ : یہاں دو بٹالین تھے۔ ہر بٹالین میں ۴۰ طیارے تھے۔ ایک بٹالین میں ۴۰ طیارے ٹرانسپورٹ کے لئے استعمال ہو رہے تھے۔ یہ بٹالین ۳۷۳ کے نام سے مشہور تھا اس بٹالین میں AN-26، او L-14 طیارے موجود تھے جب کہ دوسری بٹالین میں ہیلی کاپٹر موجود تھے اور یہ بٹالین ۳۷۷ کے نام سے مشہور تھا۔ اس میں MI-8 اور MI-25 ہیلی کاپٹر شامل تھے

(۲) بگرام ایئرپورٹ : اس ایئرپورٹ میں بھی دو بٹالین تھے ان میں ایک بٹالین 7-لاک اور دوسرا 21-Mig طیاروں پر مشتمل تھا

(۳) قندھار ایئرپورٹ: یہاں صرف ایک بٹالین نمبر 366 موجود تھا اور یہ Mig-17 طیاروں پر مشتمل تھا۔

(۴) شین ڈنڈ ایئرپورٹ: یہاں بھی صرف ایک بٹالین نمبر 335 موجود تھا۔ اور اس میں Mig-7 اور Mig-29 طیارے شامل تھے

(۵) مزار شریف ایئرپورٹ: یہاں Mig-15 سے Mig-24 طیاروں اور ہیلی کاپٹروں پر مشتمل ایک بٹالین موجود تھی

اس طرح سات بٹالین ہوئے۔ چالیس طیاروں کا ایک بٹالین لیکن بعض بٹالین مکمل نہ تھے جن کی مجموعی تعداد روسی مداخلت سے پہلے دو سو تھی۔

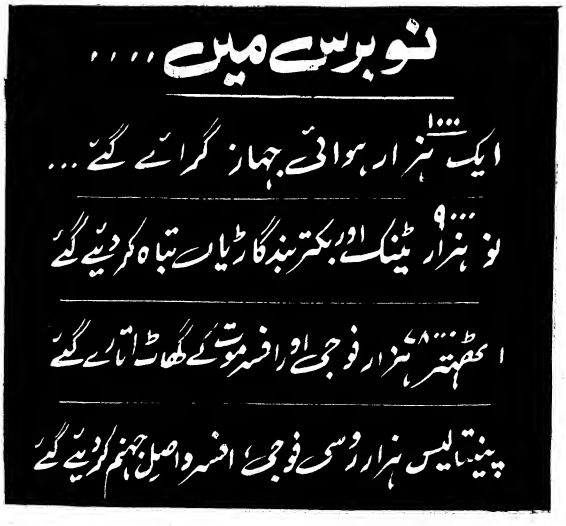
نو برس میں ....
ایک ہزار ۱۰۰۰ ہوائی جہاز گرائے گئے ...
نو ہزار ۹۰۰۰ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دیئے گئے
اٹھہتر ہزار ۷۸۰۰۰ فوجی اور افسر موت کے گھاٹ اتارے گئے
پینتالیس ہزار روسی فوجی افسر واصل جہنم کر دیئے گئے

موصولہ اطلاعات کے مطابق اور سیاسی مبصرین کے قول پر جن کی دیگر ذرائع نے بھی تصدیق کی ہے افغانستان میں گذشتہ سات سال کے دوران دشمن کے ایک ہزار طیارے مار گرائے گئے اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ گرائے ہوئے طیاروں میں Mig-21 جدید۔ Su-22 - Mig-23 - MI-24 اور TU-26 شامل ہیں جو Mig-15 - Mig-17 اور MI-8 کے مقابلے میں زیادہ مشہور اور جدید ہیں۔

ان گرائے ہوئے طیاروں سے اندازہ لگایا جائے تو افغانستان کی سابقہ فضائی قوت پانچ مرتبہ مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو چیز دیر تک استعمال کی جائے وہ بالآخر کام آنے کا نہیں رہتا اور اس حساب سے ہر طیارے کی عمر تین ہزار گھنٹے کی پرواز ہے اور اس کے بعد استعمال کی اجازت نہیں ہو۔ اطلاعات کے مطابق روس کے نو سو ۹۰۰ طیاروں نے اپنی مقررہ پرواز افغانستان کے نہتے عوام پر بمباری کے دوران پوری کی ہے جب کہ مذکورہ طیارے افغانستان کے سابق طیاروں کی 4½ گنا ہے اس طرح روس نے اس جنگ کے دوران افغانستان کے ۹½ گنا طیاروں سے ہاتھ دھویا ہے۔

ایک روسی مشیر ملافوف نے خود اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ مجاہدین کے ہاتھوں روس کے دو بٹالین سالانہ تباہ ہو رہے ہیں۔

اور اب زمینی فوج: افغانستان کی فوجی تعداد روسی مداخلت سے پہلے اس طرح سے تھی۔

(۱) کابل گریژن میں تین ڈویژن تھے جو 7-8-11 کے ناموں سے مشہور تھے۔

(۲) قندھار گریژن میں دو ڈویژن تھے۔

(۳) صوبہ پکتیا گریژن بھی دو ڈویژن فوج پر مشتمل تھا۔

جن کی مجموعی تعداد عسکروں اور افسروں سمیت پچاسی ۸۵ ہزار تھی۔

لیکن باوثوق ذرائع کے حوالے سے گذشتہ سات سالوں میں کابل حکومت کے ۷۸۰۰۰ ہزار فوجی اور افسر موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ یعنی کابل حکومت کے سابقہ فوجی قوت کا ایک مرتبہ صفایا کر دیا گیا ہے اس طرح نوے ۹۰۰۰۰ ہزار مسلمان افغان فوجی اپنے ہتھیاروں سمیت اور بعض بغیر ہتھیاروں کے مجاہدین سے آملے ہیں اس طرح دشمن کے سابقہ فوجی قوت کے برابر یہ دوسری شکست ہے۔ اسی طرح پینتالیس ہزار روسی فوجی، افسر اور جنرل واصل کر دیئے گئے۔

افغان فوج کی آرٹلری روسی مداخلت سے پہلے اس طرح تھی۔

دستہ ۴ پل چرخی، دستہ ۱۵ پل چرخی، دستہ ۷ قندھار

ہر ایک دستہ 135 ٹینکوں و بکتر بند گاڑیوں پر مشتمل تھا جس میں T-34 اور T-54 ٹینک شامل ہیں اور دستہ 4-15- اور 7 میں 20 بیس بیس بکتر بند گاڑیاں موجود تھیں جب کہ دستہ 4-15- اور 7 میں 214-ZSU موجود تھے تاہم یہ دستے بھی غیر مکمل تھے۔ ان تمام دستوں میں موجود گاڑیوں۔ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی تعداد آٹھ سو تھی۔

مصدقہ اطلاعات کے مطابق افغان مجاہدین نے ابھی تک دشمن کے 9000 ٹینک و بکتر بند اور دیگر فوجی گاڑیاں تباہ کیں یہ ٹینک و بکتر بند سابقہ ٹینکوں و بکتر بند گاڑیوں کے مقابلے میں زیادہ جدید اور اعلیٰ اور مشہور تھے

اس طرح اگر ملاحظہ کیا جائے تو سابق قوت کے تناسب سے گیارہ مرتبہ افغان فوج کی آرمری قوت ختم کر دی گئی ہے کیا یہ نقصانات روس کے لئے قابل برداشت ہیں؟

نہیں.... نہیں.. بلکہ روس اپنے بھاگنے کا راستہ ڈھونڈ رہا ہے۔ اور مجاہدین نے تمام راستے مسدود کر دیئے ہیں

ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے چاہتے ہیں کہ ہمیں دشمن کے ساتھ فائر بندی پر مجبور نہ کریں۔ روس صرف ہمارا دشمن نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کا دشمن ہے۔

اے! روس آخر تو کس راستے پر بھاگ سکے گا۔ کیا تم کو واپس جانا ہے؟ خدا سے دعا مانگتا ہوں کہ انگریزوں کی طرح تم میں سے بھی ایک شخص سالم نہ جائے اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ تم اس سرزمین میں جہنم واصل ہو جاؤ

عالم اسلام کو بتانا چاہتا ہوں کہ روس کا مقصد صرف افغانستان میں رہنا نہ تھا۔ بلکہ وہ چاہتا تھا کہ خلیج کے گرم پانیوں تک رسائی حاصل کرے

الحمدللہ مجاہدین نے روس کے پاؤں کاٹ دیئے، آنکھیں پھوڑ دیں اب روس اندھا اور لنگڑا ہے نہ راستے پر چل سکتا ہے اور نہ راستہ کو دیکھ سکتا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب واصل جہنم ہوگا۔

ہم نے فوجی درس کے دوران اس بات کا مطالعہ کیا ہے کہ جب بھی دشمن بھاگنے لگے تو اس کا تعاقب کریں چونکہ روس اپنے بھاگنے کے لئے راستہ ڈھونڈ رہا ہے تو روس کے ساتھ مصالحت اور فائر بندی مت کریں تاکہ بخارا، تاشقند سمرقند اور ماسکو تک اس کا تعاقب کیا جائے۔

ہم اپنے مسلمان اسلامی ممالک کے بھائیوں سے چاہتے ہیں کہ ہمیں دشمن کے ساتھ فائر بندی پر مجبور نہ کریں روس صرف ہمارا دشمن نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کا دشمن ہے

اے عالم اسلام کے مسلمان بھائیوں ہمارا ساتھ دیجئے ہمارے بھائی بن جائیں اور کسی طرح کا تعاون دینے سے دریغ نہ کریں اور آپ بھی غافل نہ ہوں اور اپنی مستقبل کا خیال رکھیں۔ خدا نخواستہ کمیونسٹ اور ملحد افراد ہمارے صفوں میں داخل نہ ہوں۔

الحمدللہ روس نے بھی اپنی شکست کا اعتراف کیا ہے اور خداوند سے دعا مانگتا ہوں کہ روس کی یہ شکست ایک ایسی شکست ہو کہ آئندہ کے لئے مثال رہ جائے اور روس پھر ایسی منحوس قدم اٹھانے کے قابل نہ رہے۔

جہادی سنگر سے

کابل

۱۵ر جنوری (البنیان نیوز سروس) کابل حکومت کے یکطرفہ فائر بندی کے ایک دن بعد کابل شہر کے آس پاس اے پی سی بکتر بند گاڑیوں اور تی ۶۲ ٹینکوں کا ایک بڑا قافلہ پکتیا کی طرف حرکت کی حالت میں دیکھا جا رہا تھا۔

اِدھر کابل حکومت کے یکطرفہ فائر بندی سے ایک دن بعد روسی ساخت ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اچانک کابل کے شہر میں اہم مقامات پر تعینات تھیں۔ جس میں ریڈیو کابل، ٹیلی ویژن، وزارتِ دفاع صدر مقام، روس کے سفارت اور میکرویان شامل ہے اس کے ساتھ روسی مگ اور ہیلی کاپٹر جہاز شہر پہ پرواز کرتے رہے۔ کابل حکومت کو خبر ملی تھی کہ آج کسی وقت مجاہدین کی طرف سے بڑا حملہ کا امکان ہے

ایک اور اطلاع کے مطابق کارمل کے طرف دار دھڑے پرچم کے عہدے داروں نے بھی ڈاکٹر نجیب پر حملے کا منصوبہ بنایا تھا۔

پشاور ۱۹ر فروری (البنیان نیوز سروس) کابل کے سب ڈویژن سروبی میں مجاہدین نے ایک جھڑپ کے دوران سرکاری دستوں کی دو حفاظتی چوکیوں کا صفایا کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین چار فوجی افسر گرفتار کر لئے اور بھاری ہتھیاروں سے دشمن کے چار ٹینک اور دو توپیں تباہ کر دیں۔

غزنی

۱۵ر جنوری (البنیان نیوز سروس) افغان مجاہدین نے ڈاکٹر نجیب کی طرف سے فائر بندی کو نظر انداز کرتے ہوئے صوبہ غزنی کے ایئر پورٹ پر بی ایم بارہ، بی ایم اکیس اور ۱۰۷ ایم ایم قسم کے میزائلوں کی مدد سے ایئر پورٹ پہ کھڑے تین ہیلی کاپٹر اور سیکورٹی گارڈ کے مکانات تباہ کر دیئے۔

یاد رہے کہ ۲۴ سے ۲۷ دسمبر ۱۹۸۶ء تک صوبہ غزنی تورگن نامی گاؤں میں افغان روسی افواج کو سخت مقابلہ کے بعد پسپا کر دیا گیا۔ جب کہ مجاہدین نے انٹی ائر کرافٹ میزائلوں سے دشمن کے ۵ ہیلی کاپٹر مار گرائے اور ۱۱ روسی ساخت کے ٹینک ناکارہ بنا دیئے۔

صوبہ غزنی کے ایک کمانڈر مولوی نیک محمد نے ایک انٹرویو میں اے این ایس کو بتایا کہ افغان روسی افواج نے جوابی کارروائی میں رہائشی مکانات پر شدید بمباری کی جس کی وجہ سے کئی مکانات تباہ ہو گئے۔

ننگرہار میں پندرہ فوجی ہلاک

اور چار گرفتار کر لئے گئے

ننگرہار ۲۳ر فروری (البنیان نیوز سروس) ننگرہار میں مختلف کارروائیوں کے دوران پندرہ فوجی ہلاک اور چار گرفتار کر لئے گئے۔ گرفتار کئے جانے والوں میں تین کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ جبکہ ایک رہا کر دیا گیا۔ مجاہدین نے چار ٹینک بھی تباہ کر دیئے۔ یہ حملے ننگرہار کے سب ڈویژن، چپین اور غنی خیل میں رشی غنڈی، پشی خوڑ، قدیر کلی اور انذر کلی کے مقامات پر کئے گئے۔ اطلاعات کے مطابق انتقامی کارروائی کے طور پر روسی طیاروں نے بمباری کر کے تین مجاہدوں کو شہید اور بیس کو زخمی کر دیا۔

کونڑ

۲ر فروری (ای ان اِس) موصولہ اطلاعات کے مطابق اسامہ بن زیدؓ کیمپ کے کمانڈر اسد اللہ ملکزی کے نگرانی کے تحت مجاہدین نے صوبہ کنڑ میں چغسرای۔ سالار باغ نرنگ اور پشد کے علاقوں پر بی ایم ۱۲ میزائلوں آر پی جی سیون راکٹوں ۸۲ ملی میٹر توپوں اور دشکا کی مدد سے کامیاب حملے کئے۔ جس کے نتیجہ میں سالار باغ کے قریب ایک فوجی کیمپ اور اسلحے کے گودام میں آگ لگ گئی۔ کمانڈر اسد اللہ نے اپنے مراسلہ میں یہ بھی کہا ہے کہ اس حملے میں دشمن کے دو ٹینک ایک فوجی جیپ اور دشمن کے بارہ مکانات نذر آتش کر دیئے گئے اور سات فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب کہ ۴ شدید زخمی ہوئے کابل حکومت نے جوابی کاروائی میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر شدید بمباری کی جس کے نتیجے میں دو مجاہد زخمی ہوئے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مجاہدین کا مذکورہ کیمپ پاکستان کے سرحد سے کئی میل دور ہے

قندھار

۱۵ر جنوری (ا لبنیان نیوز سروس) صوبہ قندہار سے موصولہ اطلاعات کے مطابق افغان مجاہدین نے ۱۵ر جنوری سے ۱۹ر جنوری تک ایک طویل مقابلے میں کابل کی کمیونسٹ حکومت پر شدید حملہ کیا۔ جس میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا جب کہ مجاہدین نے آر پی جی سیون میزائل کی مدد سے دشمن کے بڑی تعداد میں ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کو ناکارہ بنا دیا۔

ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے قندہار ریڈیو سٹیشن پر حملے کے دوران تعمیر کو شدید نقصان پہنچایا۔ مجاہدین نے قندہار ایئرپورٹ پر روسی ساخت کے جیٹ اور ہیلی کاپٹر جہاز بھی مار گرائے۔

مراسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ صوبہ قندہار کے سب ڈویژن شورابک پر مجاہدین اور افغان روسی افواج کی درمیان ایک شدید جھڑپ میں ۱۲ مجاہد زخمی ہوئے۔ جبکہ ۱۵ نے جام شہادت نوش کیا یاد رہے کہ ۱۶ر جنوری میں ایک آمنے سامنے معرکہ کے بعد مجاہدین نے بارہ حفاظتی چوکیاں اور ۸ عدد مختلف النوع بندوقیں اور خودکار اسلحہ پر قبضہ کر لیا۔

پکتیا

۲۰ر جنوری (البنیان نیوز سروس) صوبہ پکتیا سب ڈویژن خوست سے موصولہ اطلاعات کے مطابق افغان مجاہدین نے تورہ ترہ کی اور گمر گری نامی گاؤں میں روسی افواج پر ایک حملے کے دوران دشمن کے ۲۰ فوجی جن میں کابل حکومت کے تین بلند پایہ افسر بھی شامل ہیں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور دو ٹینکوں کو ناکارہ بنا دیا جب کہ مجاہدین کی طرف سے دو مجاہدین نے شہادت کا مقام حاصل کیا۔

ادھر مجاہدین نے ۱۵ر جنوری سے سب ڈویژن خوست پر اپنے حملے تیز کر دیئے ہیں تاہم افغان مجاہدین کے کمانڈر نے اے این ایس کو بتایا کہ اس حملے میں مجاہدین کی مختلف تنظیموں نے حصہ لیا تھا کمانڈر نے کہا کہ سب ڈویژن خوست میں علی شیر، جاجی، جاجی میدان یعقوبی، اور تورہ ترہ کی علاقوں پر مجاہدین نے میزائلوں سے حملے کے دوران افغان روسی فوجوں کو سخت جانی اور مالی نقصان پہنچایا اور مزید کہا کہ افغان حکومت کی طرف سے فائربندی کا اعلان پراپیگنڈا کے سوا اور کچھ نہیں۔ کیونکہ حکومت کے ظلم و تاراج میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی۔

ہمارے نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ افغان مجاہدین نے ۲۵ر جنوری کو منوکنڈو نامی علاقہ میں دشمن کے قافلے پر اور ادھر سب ڈویژن خوست کے اہم مراکز پر شدید حملے کئے۔ جب کہ کابل ریڈیو نے بھی اس حملے پر اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ افغان مجاہدین حکومت کے اہم مراکز اور حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے۔ جس کے دوران ۶۰ فوجی اور سرکاری عہدیداروں کو ہلاک اور زخمی کیا ہے اور اس حملے کے جوابی کاروائی میں روسی جیٹ اور ہیلی کاپٹروں نے کئی رہائشی علاقوں پر بمباری کی۔ جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں سویلین اور مجاہدین شہید اور زخمی ہو گئے اور زخمی ہونے والوں کے ایک بھاری تعداد کو آئی سی آر سی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے اور اس معرکہ میں مجاہدین نے تین سیکورٹی چوکیاں تباہ اور ۲۰۰ فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اور کئی دستے مجاہدین سے آملے ہیں۔

ھجرت

افغانستان میں روسی جارحیت اور حفیظ اللہ امین کے دور میں کمیونسٹوں اور ملحدوں کی طرف سے افغانستان کے غیور اور بہادر افغانوں پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑے گئے تو وہاں سے ایک بڑی تعداد پاکستان اور ایران کی طرف ہجرت کر گئی۔ اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے ہجرت حضرت محمدؐ نے کی جب کفارِ مکہ نے انہیں (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کا آپ کا سفر تاریخ اسلام کا ایک اہم باب ہے۔ کیونکہ ہجرت کے بعد اسلام کو فروغ حاصل ہوا اسی دوران کفار مکہ سے کئی جنگیں بھی ہوئیں ان غزوات میں مسلمانوں کو کامیابیاں حاصل ہوئیں اور بالآخر مکہ پر بھی مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی اور وہاں خانہ خدا کو بتوں سے پاک کر دیا گیا اور چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود ہجرت کے آثار نہ صرف عالم اسلام بلکہ پوری دنیا پر نمایاں ہیں۔ آپؐ تاریخ اسلام کے پہلے مہاجر تھے اس لحاظ سے ہجرت سنت بھی ہے اور ظلم و زیادتی کے خاتمہ کے لئے اُس سے دور رہ کر اُس کے خاتمہ کے لئے کام کرنے کا ایک پیغام بھی ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں نے غیر مسلموں کے مظالم سے تنگ آکر کئی مرتبہ ہجرت کی لیکن وہ کبھی ظلم کے سامنے نہیں جھکے۔

افغانستان میں ملحدانہ نظریات کے فروغ کی روسی اور اُس کے ایجنٹوں کی ناپاک کوششوں کے خلاف اِس خطہ کے غیرت مند مسلمان کھڑے ہوگئے انہوں نے اپنی جان و مال کی پرواہ کئے بغیر جہاد فی سبیل اللہ شروع کر دیا اس دنیا کی خود ساختہ دو سپر طاقتوں میں سے ایک کے جدید ترین اور بھاری مقدار میں اسلحہ کے ذخیروں اور توپوں کے دھانوں کے سامنے ڈٹ کر افغانستان کے مسلمانوں نے سنتِ ابراہیمی کی یاد تازہ کر دی جب حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے آتش نمرود میں کود لگادی تھی جس پر حکیم الامت علامہ محمد اقبال نے کہا کہ

کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشہ لبِ بام ابھی

افغانستان کے مسلمانوں نے اپنے ملک میں اللہ کے قانون کی عملداری کے لئے جدوجہد میں کمیونسٹ حکومت کے مظالم سے تنگ آکر ہجرت کی۔ پاکستان میں افغان مہاجرین کی آمد پر لوگوں نے ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے انصار مدینہ کی یاد تازہ کر دی افغان مہاجرین نے بھی پاکستان کو اپنے وطن کی طرح سمجھا اور محض کیمپوں میں پڑے رہ کر بے کار رہنے کے بجائے افغانستان کی جدوجہد آزادی میں حصہ لینا شروع کیا اور وہاں سے واپسی پر پاکستان میں محنت و مزدوری بھی کی آج خیبر سے لے کر کراچی تک افغان مہاجرین آباد ہیں اور دنیا میں مہاجرین کی ایک بہت بڑی آبادی پاکستان میں ہے لیکن کبھی بھی مہاجرین اور مقامی باشندوں میں کوئی بڑی نہیں ہوئی بلکہ بعض مقامات پر دونوں میں رشتے اتنے مضبوط ہوئے کہ یہ اکٹھے کاروبار بھی کرتے ہیں اور رہتے بھی اکٹھے ہیں۔

افغان مہاجرین ہمیشہ پاکستان میں ٹھہرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ یہ افغان مسئلہ کے حل ہوتے ہی واپس چلے جائیں گے اور اس قسم کا منفی پروپیگنڈہ بالکل غلط ہے کہ مہاجرین ہمیشہ پاکستان میں رہیں گے۔

افغانستان میں روس کو گذشتہ سات سال کے دوران جس ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ روس کے لئے افغانستان اُس کا قبرستان ثابت ہوا ہے اُسے جتنا نقصان ہوا اور عالمی سطح پر جتنی اُس کی عزت اور وقار کو نقصان پہنچا اُس کو بچانے اور مجاہدین

کو دھوکہ دے کہ افغانستان میں اپنے کٹھ پتلی نمائندوں کو مضبوط بنانے کی اُس نے جو کوشش کی وہ بالکل ناکام رہی دس لاکھ سے زائد افغانستان کے بچوں بوڑھوں، عورتوں اور جوانوں نے لادینیت کے سیلاب کے آگے بند باندھنے میں اپنی جانوں کے نذرانے دے دیئے۔ روس کی ننگی جارحیت کا شکار ہونے والوں میں فرشتوں کی طرح معصوم بچے بھی شامل تھے۔ جنہوں نے ابھی چلنا بھی نہیں سیکھا تھا کہ اُن سے پیر چھین لئے گئے وہ معصوم بھی شامل تھے جنہوں نے پڑھنا شروع نہیں کیا تھا کہ اُن کی آنکھیں روسی جارحیت کی نذر ہو گئیں۔

افغانستان کے عوام کی اس لازوال اور بے مثال قربانی کو پوری دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور دنیا بھر سے مسلمانوں اور باشعور لوگوں کی ہمدردیاں افغان مہاجرین اور مجاہدین کے ساتھ ہیں۔

یہی جذبات پاکستانی عوام کے بھی ہیں اور وہ اپنے افغان بھائیوں کے لئے دیدہ دل فرشِ راہ کر دیئے۔

بقیہ :- اداریہ

ہیں اسلامی نظام کے قیام تک جہاد کا عہد کر رکھا ہے اور وہ روس کو بزورِ شمشیر نکال باہر کریں گے (انشاء اللہ) جو روس کے لئے انتہائی ذلت و رسوائی کا مقام ہوگا۔ اس صورت میں وہ آئندہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا اور یہ ناممکن بھی نہیں کیونکہ مجاہدین اب خود کو فاتح تصور کرتے ہیں اور اسی تصور کے ساتھ وہ ایک نئے ولولے اور جذبے کے ساتھ مصروفِ جہاد ہیں اور روس کو شدید ضربیں پہنچا رہے ہیں۔ جبکہ فائر بندی کے اعلان کے ساتھ روس اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے فوجی شکست خوردگی کے جذبے کا شکار ہیں وہ اسی جنگ سے تنگ آچکے ہیں اور بے دلی کے ساتھ اسے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ روس کو اگر اپنی عزت اور وقار عزیز ہے تو اُسے چاہیئے کہ فوری طور پر بلا قید و شرط اپنی فوجیں کالاً طور پر افغانستان سے واپس نکال دیں اور افغان عوام کو اپنی قسمت کا فیصلہ خود کرنے دے۔ بصورتِ دیگر ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہے۔

بقیہ :- انٹرویو

وہ زمین جو کہ مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔ فی الحال اس کے حاصلات ہمارے لئے کافی ہیں۔ بشرطیکہ فصلیں بمباری سے محفوظ رہیں۔

س: جنیوا مذاکرات کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: یہ تو ایک چال اور دھوکہ کے سوا کچھ نہیں۔ یہ تو ایک واضح حقیقت ہے کہ دشمن کبھی سچ نہیں کہتا لیکن افغانستان کا مسئلہ انشاء اللہ بندوق کی نالی کے ذریعے حل ہوگا۔ جب کہ روس افغانستان میں اسلامی حکومت کا طرفدار نہیں۔

البنیان: آخر میں مجاہدین کے لئے کوئی خاص پیغام جو آپ دینا چاہتے ہیں؟

ج: اپنی مہاجر اور مجاہد بھائیوں سے التماس کرتا ہوں کہ آپس میں متحد رہیں اور عالم اسلام کے مسلمان بھائیوں سے عرض کروں گا۔ کہ اپنے مسلمان افغان بھائیوں کو اپنی دعاؤں کے وقت نہ بھولیں۔

لہو

اعجاز رحمانی

میرا لہو کل بھی بہہ رہا تھا مرا لہو اب بھی بہہ رہا ہے
یہی لہو ابتدا ہے۔ یہی لہو انتہا ہے

بہت سی شکلوں میں ہے نمایاں مرے لہو کا یہ معجزہ ہے
کہیں ہے شعلہ کہیں ہے شبنم کہیں ہے خوشبو کہیں حنا ہے

مرے لہو سے دماغ روشن مرے لہو سے چراغ روشن
لالہ و گل سے کہکشاں تک مرے لہو کا ہی سلسلہ ہے

مرا لہو انقلاب تازہ مرا لہو ہر جبیں کا غازہ
یہی لہو ہر بدن میں رقصاں یہی تسلسل حیات کا ہے

مرا لہو داستانِ ماضی میرا لہو حال کا فسانہ
ہر اک زمانہ مرے لہو کی عبارتوں سے بھرا ہوا ہے

میرے لہو کے حصار میں ہے ہر اک جادہ ہر اک منزل
میرا لہو بدر ہے۔ احد ہے۔ مرا لہو دشتِ کربلا ہے

میرے لہو نے ہی جذب ہو کر زمینِ اندلس کو رنگ بخشا،
ابھی فلسطین کی فضا میں مرا لہو ہی مہک رہا ہے

یہ میرے بیٹے یہ میرے بھائی جو خاک و خوں میں تڑپ رہے ہیں
میرے لہو کی مہک ہے اس میں لہو جو کابل میں بہہ رہا ہے

یہ گولیاں ٹینک اور راکٹ ہرات قندھار جن کی زد میں
مجاہدوں کے لہو کا دریا گلی گلی میں مچل رہا ہے

میرے لہو کا چراغ لیکن کسی ہوا سے نہ بجھ سکے گا
وہیں سے ابھرے ہیں لاکھ سورج جہاں بھی میرا لہو گرا ہے

میرے لہو کی یہ گونج اعجاز ہر صدی میں سنائی دے گی
میرا لہو کل بھی بولتا تھا مرا لہو اب بھی بولتا ہے

خدا کی قسم! اگر تم بادلوں
میں بھی ہوگے خدا ہمیں
تم تک پہنچا دے گا۔

اقوالِ زرّیں

○ اسلامی طور اطوار کو زندہ کرنے اور غیر اسلامی رسومات کو ختم کرنے کے لئے اپنی اپنی طاقت کے مطابق کام کیجئے اور اس خدمت کو زندگی کے ہر شعبہ میں سرانجام دیجئے۔ مثلاً سلام، زبان، تاریخ لباس، مال، کام، آرام، کھانا، پینا، آنا، واپس جانا، غم اور خوشی سب میں سنّتِ مطہرہ کی پیروی کیجئے

○ اُن تمام داخلی و ملکی اداروں، غیر اسلامی مسائل، مجالس اخبارات، جماعتوں، تعلیم گاہوں اور اُن تمام چیزوں کا بائیکاٹ کیجئے۔ جو آپ کی اسلامی فکر کے مطابق نہ ہوں۔

○ ہر ایسی تنظیم اور جماعت سے اپنا تعلق ختم کر لیجئے، جس کے ساتھ رہنا آپ کی فکر کے لئے صحت مند نہ ہو خاص طور پر اُس وقت جب کہ آپ کو اس بات کا حکم دے دیا جائے۔

(امام شہید حسن البنا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ البنیان

AL-BUNYAN

PROPERTY
ACKU

اس شمارے میں

	صفحہ
• مکر و فریب کے تازہ کوشش (اداریہ)	۴
• افغانستان کا جہاد عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ	۶
• پاکستان میں روس کے ایجنٹ بموں کے دھماکے کر رہے ہیں	۵
• افغانستان کے آٹھ سال	۱۰
• ہجرت دھماکے اور افغان مہاجرین	۱۳
• افغان مجاہدین اور مخلوط حکومت کی تجویز	۱۵
• کمانڈر شیر عالم سے انٹرویو	۱۹
• روس نے اپنی شکست کا اعتراف کیا	۲۰
• جہادی سنگر سے	۲۳
• ہجرت	۲۵

Bank of oman Ltd.-FCA 68 Peshawar
p.o.box 467 peshawar
ہمارا پتہ:
Tel: 42211 Telex: 52378 iima.pk

قیمت فی پرچہ:- ۴ روپیہ

اداریہ

مکر و فریب کی تازہ کوشش

اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجاہدینِ افغانستان تمام تر بے سروسامانی کے باوجود روس جیسی سپر طاقت کے خلاف کامیاب و کامران ہیں اور انہوں نے روس کو شکست کے گڑھے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اس وقت جب کہ وہ شکست کے اس گہرے گڑھے میں گرنے کو ہے وہ طرح طرح کے مکر و فریب سے خود کو اس شکست کے اس گہرے گڑھے میں گرنے کو ہے وہ طرح طرح کے مکر و فریب سے خود کو اس شکست و ناکامی سے بچانا چاہتا ہے۔

روسی مکر و فریب کی تازہ کوشش کٹھ پتلی انتظامیہ کی طرف سے ملی مصالحت اور فائر بندی کی پیش کش ہے۔ نجیب کے منہ سے کئے گئے اس روسی پیش کش کا جائزہ لیا جائے۔ تو پتہ چلتا ہے کہ اس پیش کش سے روس کے مقاصد چھ ہیں

اول: مجاہدین کی مزاحمت اس حال میں ختم ہو کہ روسی فوجیں افغانستان میں موجود رہیں

دوم: اس کی کٹھ پتلی انتظامیہ کو اقتدار حاصل رہے اور مجاہدین ان کے تحت حکومت میں معمولی حد تک شریکِ اقتدار ہو جائیں۔

سوم: افغانستان میں قائم حکومت روس کے زیرِ اثر رہے۔

چہارم: روس کے اس زیرِ اثر حکومت کے خلاف کوئی مزاحمت آئندہ نہ ہو۔

پنجم: روس اپنی فوجوں کے انخلاء کے لئے وقت کا تعین خود کرے اور جب وہ چاہے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔

ششم: آئندہ کے لئے افغان مجاہدین کی مزاحمتی قوت ختم ہو اور ان میں دوبارہ اسلحہ اٹھانے کی سکت باقی نہ رہے۔

یہ تو مختصراً اس پیش کش کو مان لینے کے مضمرات ہیں لیکن افغان مجاہدین کی مخلص، بے لوث، نڈر، جری، سمجھدار، نکتہ بین، فہیم اور متحدہ قیادت نے یہ پیش کش مسترد کر دی۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ یہ پیش کش روسی شکست کی واضح نشانی ہے مگر شکست کی اس نشانی میں بھی مجاہدین کے لئے دھوکہ و فریب کا دام ہمرنگِ زمین پوشیدہ ہے اور اسے قبول کرنے سے غلامی قبول کرنے کی بو آتی ہے۔

اگر مجاہدین نے غلامی قبول کر لی ہوتی تو پھر یہ عظیم الشان قربانیاں دینے کی ضرورت کیا تھی؟ افغان مجاہد ملت ایمان و عقیدے کے تحفظ کے لئے ایک کمیونسٹ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور ایک جارح قوت کے خلاف قومی مزاحمت کر رہی ہے۔ ان کے مقاصد تو افغانستان میں کمیونسٹ حکومت اور نظام کا خاتمہ کر کے اسلامی نظام کا نفاذ اور اسلامی ریاست کی تشکیل ہے اس کے لئے چودہ لاکھ سے زیادہ جانوں کا نذرانہ پیش کیا گیا۔ پچاس لاکھ سے زیادہ افراد نے اپنے گھر بار، دیس و وطن کو خیرباد کہہ کر ہمسایہ ملکوں میں پناہ لی۔ ملک کے اندر دیہات تباہ ہو گئے۔ کاروبارِ زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا انسان تو انسان ہیں روسیوں نے پرندوں اور چرندوں تک کا قتل عام کر دیا اور آئے روز ظلم و بربریت اور

دہشت و درندگی کی نئی مثالیں قائم کر رہے ہیں۔

دوسری جانب افغان عوام صبر و تحمل کے ساتھ یہ سب کچھ برداشت کرتے ہوئے نہایت بہادری اور دلیری کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں۔ نو سال سے کمیونسٹوں کے خلاف مسلح جدوجہد جاری ہے۔ جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اب جب کہ روس کو اپنی شکست صاف دکھائی دے رہی ہے تو وہ ملی مصالحت، مخلوط حکومت اور فائر بندی کی باتیں کرتا ہے۔ اور امریکہ کے ساتھ اندرون خانہ ساز باز کر کے افغان مجاہدین کے اس اسلامی انقلاب کا رخ کسی دوسری سمت موڑنا چاہتے ہیں اور امریکہ روس کا دشمن ہونے کے باوجود اس کے ساتھ اس سازش میں اس لئے شریک ہونا چاہتا ہے کہ روس اور امریکہ دونوں یہ نہیں چاہتے کہ افغانستان میں اسلامی تحریک کامیابی حاصل کرے اور یہاں اس جہاد کے نتیجے میں اسلامی انقلاب آئے۔ چنانچہ ایک طرف روس سفارتی سطح پر یہ تاثر دے رہا ہے کہ وہ فوجی انخلاء کے لئے مختصر مدت کا نظام الاوقات مان لے گا۔ اور دوسری جانب امریکہ عالمی سطح پر یہ تاثر پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ افغان مجاہدین کو سارا اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ یہ جنگ گویا اس کے اسلحے سے ہو رہی ہے اور یہ افغان مجاہدین اور روس کی لڑائی نہیں گویا روس اور امریکہ کی جنگ ہے۔

مگر دونوں شیطانی سپر طاقتیں اپنی مادی قوت کے زعم میں یہ بھول رہی ہیں کہ افغان عوام بیدار مغز ہیں وہ دوست اور دشمن میں تمیز کر سکتے ہیں وہ کھل کر مقابلے پر آنے والے دشمنوں اور ان کے منصوبوں کو بھی جانتے اور سمجھتے ہیں اور آستین کا سانپ بن کر آنے والے دوست نما دشمنوں اور ان کے خفیہ منصوبوں کو بھی جانتے اور سمجھتے ہیں۔

جہاں تک مخلوط حکومت کی بات ہے تو افغانستان کا مستقبل مجاہدین سے وابستہ ہیں اس کے وارث مالک مجاہدین ہیں۔ اس کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار انہیں حاصل ہیں اور مجاہدین کبھی بھی چودہ لاکھ شہداء کے قاتلوں کے ساتھ مخلوط حکومت میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ نہ ہی ان لوگوں کے ساتھ شریک حکومت ہوتے ہیں جو افغانستان کے اس مسئلے کے باعث ہیں جبکہ یہاں تو ایک غیر ملکی فوجی قوت نے جارحیت کی ہے۔ جس کے خلاف پوری ملت اٹھ کھڑی ہوتی ہے ایسے میں ملی مصالحت کیوں اور کس کے ساتھ؟ افغان مسئلہ تو روسی فوجی جارحیت سے پیدا ہوا ہے اگر روسی فوجی جارحیت نہ ہوتی تو افغان مسئلہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ کیونکہ مجاہدین کمیونسٹ حکومت کے خلاف لڑتے ہوئے کامیابی حاصل کرنے والے تھے کہ روس نے مداخلت کر کے ان کی کامیابی میں رکاوٹ ڈال دی اور شکست خوردہ کمیونسٹ حکومت کو جسے اس کی حمایت حاصل تھی، خود اپنے ہاتھوں ختم کر کے ایک نئے کٹھ پتلی حکومت قائم کر دی۔ اور اس کی حفاظت کے لئے اپنے اعلیٰ تربیت یافتہ فوجی اپنے جدید ترین اور مہلک ترین ہتھیاروں سمیت تعینات کر دیئے۔

چنانچہ مسئلے کا حل یہی ہے کہ مسئلے کے باعث کو ختم کر دیا جائے اور مسئلے کا باعث روسی فوجی مداخلت ہے لہٰذا اس وقت افغان مسئلہ کا واحد اور روس کے لئے آبرومندانہ حل یہی ہے کہ وہ بغیر کسی قید و شرط اور تاخیر کے فوری طور پر اپنی ساری فوجیں افغانستان سے واپس نکال دیں اور افغان عوام کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے دیں بصورت دیگر افغان مجاہدین نے افغانستان میں آخری روسی فوجی کی موجودگی اور

افغانستان کا جہاد

عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ

افغانستان میں اس وقت آگ اور خون کی جو ہولی کھیلی جا رہی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ افغانستان کے باشندے ایک لادینی حکومت کی طاقت کے خلاف اپنے مضبوط جذبۂ ایمانی کی وجہ سے آہنی لوہا بن کر کھڑے ہو گئے ہیں جسے توڑنا نہ تو سرخ فوجوں کی بس کی بات رہی ہے اور نہ ہی افغانستان کی کٹھ پتلی سرخ انقلاب کی داعی حکومت کے اختیار میں ہے۔ دنیا کی ایک سوپر طاقت کا مقابلہ کرنا جس نے مشرقی یورپ کے کئی ملکوں کو اپنے ٹینکوں کے ذریعہ اپنا مطیع بنایا اور جہاں آزادی کی ہر تحریک کو کچل دیا گیا آسان بات نہیں لیکن جہاں لوگوں میں ایمان کا غیر فانی جذبہ اور لا الہ الا اللہ کی بے پناہ طاقت موجود ہو وہاں شکست دینا کی ہر باطل قوت کا مقدر بن جاتی ہے۔ اور اس کی آہن پاس مادی طاقت کے چاہے

کتنے ہی لامحدود وسائل کیوں نہ ہوں وہ ایمان اور دین کی قوت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی ہے۔

افغانستان کے مجاہدین اپنی سرزمین پر جن حالات میں اور جس بے سرو سامانی سے ایک سوپر پاور کے خلاف محاذ آرا ہیں وہ دنیا کے ہر دانشور اور صاحب فکر کو اس کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس کا جائزہ لیں کہ آخر وہ کون سی طاقت ہے جو ان بے سرو سامان مجاہدین کو ایک عظیم طاقت کی تربیت یافتہ، جدید اور خوفناک ہتھیاروں سے لیس فوج کے خلاف فتح و نصرت سے ہمکنار کر رہی ہے۔ اقبالؒ فرماتے ہیں:

مرد سپاہی ہے وہ اس کی زرہ لا الہ
سایۂ شمشیر میں اس کی پناہ لا الہ

اس شعر کی عملی تفسیر آج افغانستان کے بلند و بالا پہاڑوں، ریگ زاروں، وادیوں، دیہات، شہروں، غرضیکہ چپہ چپہ پر نظر آتی ہے اور لا الہ الا اللہ کی یہی وہ "زرہ اور پناہ" ہے جس نے دنیا کی سوپر پاور کی اعلیٰ تربیت یافتہ سرخ فوجوں کی طاقت کی دھجیاں فضائے آسمانی پر بکھیر دی ہیں اور صاحبان غور و فکر کو بتا رہی ہیں کہ مسلمانوں کے دین اور ایمان کی قوت سے ٹکرانا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اس میں کفر و باطل کو ہمیشہ ذلت آمیز شکست ہوئی ہے اور تاریخ نے یہاں بھی اپنے آپ کو دہرایا ہے۔

جب دسمبر ۱۹۷۹ء میں ڈیڑھ لاکھ روسی فوجوں نے افغانستان میں جارحیت کا ارتکاب کیا اور افغانستان کے مختلف علاقوں میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا تو مبصرین کا خیال تھا۔ کہ اب چند دنوں میں افغانستان کا بھی وہی حشر ہوگا جو ماضی میں

مشرقی یورپ کے آزاد ملکوں اور وسطی ایشیا کی اسلامی ریاستوں کا ہوا تھا اور اب چند دنوں میں افغانستان بھی روس کی ایک باج گزار ریاست بن جائے گا۔ لیکن روسیوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ انہوں نے ایک صاحب ایمان قوم کو للکارا ہے اور اس کا مقابلہ اب کسی مادی طاقت سے نہیں ہے بلکہ ایک ایسی قوم سے ہے جس کے گوشت و پوست کے اجسام کو ان کے جذبۂ دینی و ایمانی نے فولاد کی بھٹیوں میں ڈھالا ہوا ہے اور وہ اسلام کا ایک ناقابلِ تسخیر قلعہ ہے۔ اور بقول اقبالؒ:

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں، کارکشا کارساز

اور اسی ہاتھ نے روس کے آہنی پنجے کو مروڑ کر رکھ دیا

افغانستان کے جہاد کا کسی بھی مادی اسباب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف اور صرف اسلام کے نام پر برپا کیا گیا ہے افغانستان کا قبائلی نظام، اسلام کے قوانین و عقائد سے عبارت ہے اور اس کا ہر فرد اپنی جزا و سزا کا طالبہ اسلامی

> جہاں لوگوں میں ایمان کا غیر فانی جذبہ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول کی بے پناہ طاقت موجود ہو وہاں شکست دنیا کی ہر باطل قوت کا مقدر بن جاتی ہے

احکام سے ہوتا ہے اور اس کی پوری زندگی اسلام کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہے اس کے ڈیڑھ کروڑ باشندے دین کے کسی حکم سے معمولی سا انحراف بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ تاریخ اس کی شاہد ہے کہ جب بھی کسی نے افغانستان کے اس اسلامی ڈھانچے کو بدلنے کی کوشش کی اسے تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ افغانستان کے ڈیڑھ کروڑ مسلمان کس طرح اپنے گھروں میں چین اور آرام سے بیٹھ سکتے ہیں جب ان کی سرزمین پر کفر و اسلام کی جنگ جاری ہو اور جب ایک بڑی طاقت اس سرزمین سے اسلام کا نام و نشان مٹانے پر تلی ہوئی ہو اور جب ارادے یہ ہوں کہ افغانستان کی تسخیر اور یہاں سرخ انقلاب کو مستحکم کرنے کے بعد پاکستان اور ایران کی تسخیر کی جائے اور پھر گرم پانیوں تک پہنچنے کے بعد خلیج اور مشرق وسطیٰ کے پورے اسلامی منطقے کو مطیع کیا جائے۔ اگر خدا نخواستہ افغانستان میں روسی فوجیں اسلام کے آہنی قلعے میں شگاف ڈالنے میں کامیاب ہو گئیں تو پھر یہ سرخ سیلاب پورے مغربی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے اسلامی ملکوں کو بہالے جائے گا۔

یہی روس کے اصل عزائم ہیں جن کا ہمیں پورا احساس ہونا چاہیے۔ ورنہ اس کا افغانستان میں اتنی بڑی فوج بھیجنے کا دوسرا کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔ روس کے دفاع کو اگر کوئی خطرہ ہو سکتا ہے تو یورپ کی طرف سے، مشرق میں ایسی کوئی طاقت نہیں جو دریائے آمو کو عبور کر کے روسی خطے میں داخل ہونے کی جرأت کر سکے۔ رہ گئے ایران اور ترکی تو ماضی میں یہ دونوں ممالک خود روس کی جارحیت کا شکار ہوتے رہے ہیں اور روس ہر صدی میں ان ممالک کے علاقوں کو غصب کر کے اپنی سرحدوں میں توسیع کرتا رہا ہے اس لئے یہ دونوں ملک سوائے اپنے دفاع کے اور کوئی دوسری بات سوچ بھی نہیں سکتے۔

اس وقت پوری دنیا، خاص طور پر روس نواز حلقوں کا یہ پروپیگنڈہ زور و شور سے جاری ہے کہ افغانستان کی موجودہ جنگ کسی مادی منفعت کے لئے لڑی جا رہی ہے اور یہ کہ مہاجرین اور مجاہدین کے کچھ لیڈر اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کے لئے اس جنگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ لیکن اس بے بنیاد روسی پروپیگنڈے کا اگر غور و فکر سے تجزیہ کیا جائے۔ تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ ساری باتیں مکر و فریب اور جھوٹ اور عیاری کا ایک ایسا جال ہے جسے بچھانے میں روس اور اس کے حواریوں کو مہارت حاصل ہے۔ کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ افغانستان کے تیس لاکھ مہاجرین جو اس وقت پاکستان میں ہیں اور ایک کروڑ باشندے جو افغانستان میں ہیں کسی بھی مادی منفعت کے لئے چاہے

وہ کتنی ہی پرکشش نہ ہو اپنی جانیں قربان کر سکتے ہیں ؛ جان صرف خدا کے زمین پر خدا کے نظام کے قیام اور طاغوتیت کو سطح زمین سے مٹانے کے لئے دی جا سکتی ہیں۔ کسی عہدہ یا دولت کے حصول کے لئے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اب تک مجاہدین کے لیڈر اور کمانڈر افغانستان میں بڑے بڑے عہدے سنبھال چکے ہوتے جن کی انہیں پیش کش کی جاتی رہی ہے اور مہاجرین بھی اپنے نئے مکانوں اور نئی زمینوں پر واپس چلے گئے ہوتے اور ان مراعات اور سہولتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہوتے جو انہیں پیش کی گئی ہیں۔ لیکن وہاں اصل مسئلہ اشتراکی اور کفری نظام کو تسلیم کرنے کا ہے۔ جسے اسلامی نظام کی جگہ وہاں کے عوام پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تیس لاکھ مہاجرین جنہوں نے اپنے گھر بار کو لٹایا اور اپنی خوشیاں چھوڑیں اور وہ پندرہ لاکھ مجاہدین جو جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور وہ ایک کروڑ مجاہدین جو اس وقت روس کی بے پناہ قوت سے برسرپیکار ہیں۔ صرف اور صرف اسلام کے غلبے اور برتری کے لئے اپنی قیمتی جانوں کی قربانیاں دے رہے ہیں اور اس وقت تک اپنا خون بہاتے رہیں گے۔ جب تک کہ انہیں آخری فتح حاصل نہیں ہو جاتی اور روس کا آخری فوجی افغانستان کی سرزمین سے باہر نہیں نکل جاتا۔

دنیا کا یہ اصول ہے کہ مالی منفعت کے لئے کوئی بھی اپنی جان کی قربانی نہیں دیتا۔ اگر وہ مرتا ہے تو کسی اصول کے لئے۔ کسی نصب العین کے لئے اور مسلمان تو دنیا کی تمام دولت، ہر قسم کی اقلیمی اور بادشاہت اسلام کی عظمت کے لئے پائے حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے اور اس کا قلب ہمیشہ اسلام کی دولت سے مالا مال رہتا ہے۔ اسی میں اس کی امارت ہے اور اسی دین نے اسے فولاد کا پیکر عطا کیا ہے اور یہی دین اسے قہاری و جبروت عطا کرتا ہے۔ مقام شکر ہے کہ افغانستان کا ہر فرد اس عظیم نعمت سے سرفراز ہے اور وہ اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جان کے نذرانے کو ایک حقیر نذرانہ سمجھتا ہے۔ روس کی وحشیانہ بمباری نے افغانستان کے لاکھوں لوگوں کو بے گھر کیا۔ لاکھوں کو جام شہادت پینا پڑا ہزاروں بچے، جوان، بوڑھے، عورتیں، مرد، روس کی جارحیت کی وجہ سے اپاہج اور معذور ہو گئے لیکن اب بھی ان کی زبان پر کلمہ طیبہ کا ورد ہے اور آج بھی وہ اپنے دین اور مذہب کے لئے دنیا کی ایک بڑی طاقت کے ٹینکوں اور میزائلوں کے سامنے سینہ سپر ہیں۔ اسلام کی طاقت رکھنے والے ان مجاہدوں کی صفوں میں بھلا باطل کے ٹینک اور میزائل کس طرح شگاف ڈال سکتے ہیں۔ اس حقیقت کو دنیا گذشتہ سات سال سے دیکھ رہی ہے اور انشاءاللہ افغانستان کے مجاہدوں کی یہ ایمانی قوت باطل کو ذلت آمیز شکست دے کر رہے گی۔

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

پاکستان اور دنیا کی اسلامی طاقتوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے اس وقت ہماری تمام ہمدردیاں اپنے افغانی بھائیوں کے ساتھ ہیں اور ہم میں سے ہر ایک کو دام۔ درم۔ قدم۔ سخنے ان کی پوری امداد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسی میں ہماری اور پورے عالم اسلام کی بقا ہے۔ اگر خدانخواستہ افغانستان میں برسرِ جارحیت سرخ فوجیں افغانستان کے آہنی حصار کو توڑنے میں کامیاب ہو گئیں تو پاکستان ایران اور ترکی سے لے کر مشرقِ وسطیٰ تک تمام اسلامی حکومتیں اس کے زیر نگیں آجائیں گی اور ہمارے مذہب کی حیثیت وہی رہ جائے گی جو وسطی ایشیا کی اسلامی ریاستوں البانیہ اور ان اسلامی ریاستوں میں پائی جاتی ہے جن پر اشتراکی نظریہ مسلط ہے اور جہاں اسلامی ریاستیں اشتراکی ریاستوں میں بدل گئی ہیں۔ لیکن افغانستان کے مجاہدوں کو عالم اسلام کا سلام ہے کہ انہوں نے اپنی قیمتی جانوں کی قربانیاں دے کر اسلام کے پرچم کو بلند رکھا اور گزشتہ آٹھ سال کی طویل خونی جنگ نے ان کے پایۂ استقلال میں ذرا سی بھی لغزش پیدا نہیں کی۔ بلکہ اس سے ان کی قوت ایمانی اور بھی مستحکم ہوئی اور وہ اپنی جانوں کو قربان کرتے ہوئے فتح و نصرت کی طرف رواں دواں ہیں جو اسلام کی فتح ہے اور جو اسلام کی سربلندی ہے اور انشاء اللہ افغانستان میں اسلام کی اس عظمت اور سربلندی کا پرچم ہمیشہ ہمیشہ لہراتا رہے گا

پاکستان میں روس کے ایجنٹ بموں کے دھماکے کر رہے ہیں

تخریب کار انصار و مہاجرین دونوں کے مشترکہ دشمن ہیں۔ استاد سیاف

پشاور ۲۱ فروری (البنیان نیوز سروس) افغان مجاہدین کی سات تنظیموں کے اتحاد کے موجودہ ترجمان اور اتحادِ اسلامی افغانستان کے سربراہ پروفیسر عبدرب الرسول سیاف نے گڑھی قمر دین میں بم کے حالیہ خوفناک دھماکے کی مذمت کی ہے۔

البنیان نیوز سروس کے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق انہوں نے کہا کہ مہاجرین و مجاہدین اس طرح کے وحشیانہ کاروائیوں کے سخت مخالف ہیں اور اس طرح کے واقعات کی سخت مذمت کرتے ہیں

انہوں نے ان افسوسناک واقعات کو اسلام اور انسانیت کے منافی قرار دیا۔ اور گڑھی قمر دین کے واقعہ پر بڑے رنج و غم اور دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی تخریب کاریاں انصار اور مہاجرین دونوں کا مشترکہ دشمن کر وا رہا ہے۔ یہ مشترکہ دشمن ان واقعات کے ذریعے انصار و مہاجرین کے درمیان اختلافات پیدا کر کے آپس میں لڑانا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے مذموم مقاصد کو پورا کر سکے۔

پروفیسر سیاف نے کہا کہ ہم متحد رہتے ہوئے اس مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے اور ان کے مذموم مقاصد کو ناکام بنانے چاہئیے۔

انہوں نے کہا ان واقعات میں مہاجرین ملوث نہیں ہیں ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لیں اور مہاجرین کے بارے میں بدگمان نہ ہوں۔ البتہ مہاجرین کے بھیس میں جو تخریب کار کٹھ پتلی کیمونسٹ کابل انتظامیہ نے بھیجے ہیں وہ انصار و مہاجرین دونوں کے مشترکہ دشمن ہیں اور ان پر نظر رکھ کر کیفر کردار تک پہنچانے میں ایک دوسرے کی مدد کی جائے۔

انہوں نے اپنے بیان میں گڑھی قمر دین کے واقعہ میں شہید ہونے والوں کے لئے اجر عظیم اور پس ماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔